بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۲

جمعرات ۹ ذی الحجہ ۱۳۷۲

ایڈیٹر عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۰ ظہور ۱۳۳۲ ہش ۔ ۲۰ اگست ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۱۹

نوّے ہزار مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا!

مکہ معظمہ ۱۹ اگست:۔ آج کم و بیش نوّے ہزار مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ جبکہ شدید گرمی کا دور دورہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گرمی کی یہ شدت مشرق وسطیٰ کی تاریخ میں بے مثال تھی۔ سعودی عرب میں درجہ حرارت ۱۲۵ تھا۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۱۷ ظہور (بذریعہ ڈاک) پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ابھی خراب ہی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

وزیر اعظم پاکستان جامع مسجد دہلی میں

دہلی ۱۹ اگست آج تیسرے پہر مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے مسئلہ کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو سے ملاقات کی آج صبح مسٹر محمد علی نے اچانک جامع مسجد اور درگاہ حضرت نظام الدینؒ میں جانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن پھر بھی دونوں مقامات میں بہت بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ جنہوں نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ جب آپ دریا گنج کے علاقہ سے گذر رہے تو ہجوم نے محمد علی زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔

کٹک ۱۹ اگست۔ موسلا دھار بارش کی وجہ سے اڑیسہ کے کئی مقامات میں سیلاب آگیا ہے۔ جس کی وجہ سے سینکڑوں گاؤں تباہ ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر مصدق کی حکومت ایران میں جمہوریت کا اعلان کرنیکا کوئی ارادہ نہیں رکھتی

ایران اور امریکہ کے تعلقات میں کسی قسم کی تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔

ایران کے وزیر خارجہ حسین فاطمی کا اعلان

تہران ۱۹ اگست۔ ایران کے وزیر خارجہ حسین فاطمی نے کہا ہے کہ اچانک بادشاہ کی روانگی سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے پیش نظر حکومت ملک میں جمہوریت کا اعلان کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ سردست حکومت ان غیر معمولی حالات پر پوری احتیاط سے غور کر رہی ہے۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو مزید بتایا کہ روم کے ایرانی سفارت خانے کو ہدایت بھیج دی گئی ہے۔ کہ اٹلی میں شاہ کی موجودگی پر کوئی توجہ نہ دی جائے حسین فاطمی نے یہ بھی بتایا۔ کہ ایران اور امریکہ کے تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ چنانچہ چوتھے نقطے کے امدادی شعبوں اور دیگر امریکی اداروں کو بند نہیں کیا جائے گا۔

امریکی سفیر مسٹر ہینڈرسن نے ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ ایک غیر سرکاری اطلاع کے مطابق اس ملاقات میں ایران کے عام حالات پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔

——— تہران ۱۹ اگست۔ ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی نے مطالبہ کیا ہے کہ شاہ ایران کو جنہوں نے ملک کے ساتھ غداری کی ہے موت کی سزا دی جائے۔ ڈاکٹر فاطمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ شاہ پر ایک خاص عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اور انہیں ان کی غدارانہ سرگرمیوں کی وجہ سے موت کی سزا دی جائے۔

سلطان مراکش کے حامی مظاہرین اور فرانسیسی فوج میں تصادم

کاسا بلانکا ۱۹ اگست۔ کل یہاں فرانس کی حفاظتی فوج اور مراکش کے شہریوں کے درمیان تصادم ہو جانے سے پھر گڑبڑ پیدا ہو گئی۔ یہ شہری سلطان مراکش سیدی محمد بن یوسف کے حق میں مظاہرہ کر رہے تھے۔ مظاہرین نے پولیس کی ایک جیپ گاڑی پر بم پھینکے۔ اور اس کے جواب میں پولیس نے فائرنگ شروع کر دیا۔ جس سے دو مراکشی باشندے ہلاک ہو گئے۔ شہر پر اس وقت محاصرے کی حالت طاری ہے۔ اور وہاں شدید قسم کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے

کشتی ڈوبنے سے چالیس افراد کی ہلاکت

لکھنؤ ۱۸ اگست:۔ ایک اطلاع کے مطابق غازی پور کے ضلع میں دریائے گنگا میں ایک کشتی غرق ہو جانے کے باعث ۴۰ اشخاص ڈوب کر مر گئے۔

چوہدری خلیق الزمان کی کراچی میں آمد

کراچی ۱۹ اگست۔ مشرقی بنگال کے گورنر ہز ایکسی لینسی چوہدری خلیق الزمان گذشتہ رات کو ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈھاکہ سے کراچی پہنچے۔ آپ دارالحکومت میں چند روز قیام فرمائیں گے۔

محمد علی دہلی سے آکر درآمدی پالیسی کا اعلان کریں گے

کراچی ۱۹ اگست معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی دہلی سے واپسی کے بعد نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا جائیگا۔ درآمدی پالیسی کے اعلان میں ڈیڑھ مہینے کی تاخیر ہو چکی ہے۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ نئی پالیسی کے مطابق درآمد پر کافی پابندیاں لگائی جائیں گی۔

کشمیر میں آزاد استصواب رائے عامہ کرایا جائے

شیخ الازہر کا بیان

۱۹ اگست شیخ الازہر شیخ محمد الحمید حسین نے اپنے ایک تحریری بیان میں جو الاہرام۔ المصری الاخبار۔ اور جمہور المصری میں شائع ہوا ہے کہا ہے ہم ریاست کشمیر کی خبروں کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ چونکہ اہل کشمیر کے لئے خود ارادیت کا حق تسلیم کیا گیا ہے۔ اور چونکہ کشمیری عوام خود بھی یہ حق استعمال کرنے کے متمنی ہیں۔ اس لئے ہم تمام متعلقہ فریقوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ ساری ریاست کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے ذریعہ اس مسئلہ کو بہت جلد حل کیا جائے۔ تاکہ برصغیر ہند اور سارے مشرق میں دوستی اور تعاون قائم رہے۔ اور اس محبوب علاقہ میں امن و نظم بحال کیا جا سکے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس میں تمام متعلقہ فریقوں کا مفاد ہے۔ اور اس طرح مشرق اپنی ترقی کے لئے دیگر ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے آزاد ہو جائے گا۔ جن کے لئے ہم قادر مطلق سے کامیابی کی دعا کرتے ہیں

عالمی بنک سے مزید قرضے حاصل کرنے کے لئے گفت و شنید آخری مراحل میں داخل ہو گئی

کراچی ۱۹ اگست۔ با اختیار حلقوں سے پتہ چلا ہے۔ کہ نئے قرضے حاصل کرنے کے لئے عالمی بنک اور پاکستان کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ اب آخری مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ "ورلڈ بنک مشن" کے نمائندوں نے جو مشرقی پاکستان اور پنجاب کا پندرہ روزہ دورہ کرنے کے بعد اتوار کو کراچی واپس آئے تھے۔ پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کے متعلق پیر کے روز سے حکومت کے نمائندوں کے ساتھ تفصیلی مذاکرات شروع کر رکھے ہیں۔ قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ مذاکرات ۲۰ اگست کو اختتام پذیر ہو جائیں گے۔ مشن عالمی بنک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے سامنے ستمبر کے پہلے ہفتے میں اپنی رپورٹ پیش کر دے گا۔

تحقیقاتی کمیشن نے تحریری بیان ۲۹ اگست تک پیش کرنے کی اجازت دے دی

مری ۲۹ اگست۔ فسادات پنجاب کی تحقیقات کرنے والے عدالتی کمیشن نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اپنا تحریری بیان اس مہینے کی ۲۹ تاریخ تک پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ نیز اطلاع مظہر ہے کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد دولتانہ نے اپنا بیان کل عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ (ریڈیو پاکستان)

—— کراچی ۱۸ اگست:۔ مسٹر اقبال بٹ "مسٹر پاکستان" مسٹر یونیورس کے مقابلے میں شرکت کے بعد لندن سے کراچی واپس پہنچے۔ عالمی مقابلے میں امریکہ کے مسٹر بل پرل اول آئے ہیں۔ اور مسٹر پاکستان چوتھے درجے پر رہے ہیں۔ ۴۴ شہروں کے لئے دی گئی تھی۔ سندھ کے وزیر مالیات قاضی محمد اکبر کو امدادی کام کی نگرانی کے لئے حیدرآباد میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے تمام سرکاری افسروں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ بارش زدہ افراد کو ہر قسم کی امداد دیں۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے ایک امدادی کمیٹی کے قیام کا بھی حکم دیا ہے۔

سندھ کے بارش زدہ لوگوں کے لئے ۸۰ ہزار روپیہ

کراچی ۱۸ اگست۔ حیدرآباد سندھ میں بارش زدہ لوگوں کی امداد کے لئے وزیر اعلیٰ سندھ پیرزادہ عبدالستار نے مزید ۳۰ ہزار روپے کی منظوری دے دی ہے۔ صوبے میں بارش کی تباہ کاریوں سے جو نقصان ہوا تھا۔ اس کی تلافی کے لئے پہلے ۵۰ ہزار روپے کی رقم منظور کی جا چکی ہے۔ اس میں سے ۲۵ ہزار روپے کی رقم حیدرآباد کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ اور باقی رقم میرپور خاص۔ سکھر۔ نواب شاہ و دیگر ۴۴

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ــــ ۲۰ ظہور ۱۳۳۲ ہش

کشمیر میں غیر جانبدارانہ استصواب رائے جلد ہونا چاہیئے

تادم تحریر علی نہرو ملاقات کی جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے اگرچہ کوئی بات پوری طرح واضح نہیں ہوتی۔ مگر اتنا ظاہر ہے کہ دونوں وزراء اعظم کی دو دو گھنٹہ کی ملاقات میں کشمیر کے مسئلہ پر جو بات چیت ہوئی ہے۔ وہ کسی قدر امید افزا ضرور نظر آتی ہے۔ چنانچہ پاکستانی اخبارات نے جو عنوان ان خبروں پر جمائے ہیں وہ تقریباً یکساں ہیں۔ سوائے اس کے کہ بعض نے دوسروں کی نسبت کچھ زیادہ ہی رجائیت اور خوش فہمی کا اظہار کیا ہے چنانچہ روزنامہ "جنگ" کراچی نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ بس صرف تاریخ مقرر کرنے کی دیر ہے۔ ورنہ باقی سب معاملہ طے ہو چکا ہے۔

انگریزی معاصر "ڈان" نے اتنا خوش آئند مفہوم تو نہیں لیا۔ مگر اے پی پی کی ارسال کردہ خبروں سے اس نے بھی بظاہر رجائیت پر مبنی عنوانات قائم کئے ہیں۔ مثلاً "علی نہرو بات چیت میں قدم کچھ آگے بڑھا ہے۔" "عوام کی خواہشات ہی کو غلبہ حاصل ہونا چاہیئے۔"

یاد رہے کہ پنڈت نہرو نے اپنی تقاریر میں جو انہوں نے مسئلہ کشمیر کے متعلق آج تک کی ہیں ان میں کبھی اس بات سے انکار نہیں کیا۔ کہ آخری فیصلہ کشمیر کے لوگ ہی کریں گے۔ اس لئے یہ بات کوئی نئی نہیں ہے کہ بھارتی ذرائع اطلاع کے نزدیک دونوں وزرائے اعظم اس بات پر متفق ہیں کہ اس معاملہ میں کشمیر کے عوام کی خواہشات سب باتوں سے زیادہ اہم ہیں۔ اور ان کی خواہشات کا اندازہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کس مملکت کے ساتھ کامل اور آخری الحاق پسند کرتے ہیں۔

پنڈت نہرو نے نہ کبھی اس حقیقت سے انکار کیا ہے۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ البتہ خبر میں جو یہ کہا گیا ہے کہ "دونوں وزراء بات چیت کے ایسے مرحلہ پر پہونچ چکے ہیں کہ اب وہ کشمیر میں استصواب رائے کی تفصیل پر تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ اور کہ یہ تفاصیل استصواب رائے کے ذرائع اور تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر ان تفاصیل میں دونوں وزرائے اعظم کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے۔ اور یہ ذرائع عدل و انصاف اور غیر جانبداری کی روح کے مطابق ہوں اور استصواب رائے کے لئے تاریخ نزدیک ترین مقرر ہو جائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب واقعی جلد ہی یہ جانکاہ مسئلہ طے ہو جائے گا۔ اور نہ صرف بھارت اور پاکستان کے خوشگوار تعلقات میں میلوں آگے قدم جا پڑے گا۔ بلکہ دونوں ملکوں کے لئے اپنی اندرونی اصلاحات پر روپیہ خرچ کرنے کے راستہ میں جو بھاری پتھر حائل ہے وہ بھی ہٹ جائے گا۔

ہماری رائے میں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے ذرائع کا مسئلہ اتنا پیچیدہ نہیں ہے جتنا کہ اس کو بنا دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب اسی کو سمجھا جائے گا۔ جو رائے دہندوں کے آزادانہ ارادہ کا نتیجہ ہو۔ اگر کسی قسم کا ذرا بھی کسی طرف سے اثر ڈالا جائے یا عوام کی لاعلمی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوئی فریق بھی کوشش کرے۔ تو ایسے استصواب رائے کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اسکو منصفانہ اور غیر جانبدارانہ کہا جا سکتا ہے۔ بلکہ یہ ایک کھلا فریب متصور ہو گا۔

اگر کسی غیر منصفانہ ذریعہ سے کسی فریق نے استصواب رائے اپنے حق میں کروا لیا تو اس کا یہ نتیجہ ہو گا۔ کہ دوسرا فریق مطمئن نہیں ہو گا اور فیصلہ کشمیر سے جو خوشگوار نتائج پیدا ہونے کی توقع ہے وہ معدوم ہو جائے گی۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کشمیر کا تنازعہ نہ صرف بھارت اور پاکستان کے درمیان بنائے خصومت بن رہا ہے بلکہ آج یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ اگر یہ مسئلہ جلد از جلد طے نہ کیا گیا۔ تو خود بھارت کے لئے بھی یہ ایک بڑی مصیبت کا باعث بن سکتا ہے۔ بن سکتا ہے کیا حقیقت یہ ہے کہ کشمیر میں جو حالیہ انقلاب ہوا ہے۔ وہ خود اس بات پر شاہد ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر خود بھارت خاصکر کانگرسی حکومت کے لئے بہت بڑے خطرات کا پیش خیمہ ہے۔ پانچ چھ سال کے عرصہ میں جو کچھ اس ضمن میں ہوا ہے وہ یہ ہے کہ بھارت کے متعصب اور سامراجی عنصر نے روز بروز ترقی ہی کی ہے۔ اور آخر نوبت ان واقعات تک پہونچ گئی ہے۔ جو پرجا پریشد وغیرہ انجمنوں کی شورش کی وجہ سے حال ہی میں رونما ہوئے ہیں۔ اور جن کا رد عمل عبداللہ وزارت کی معزولی کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

ایک ملک کے لئے ایسے حالات کافی تشویشناک ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے نتائج ملک کی تباہی و بربادی میں نکل سکتے ہیں۔ اگر اس بات کو پیش نظر رکھا جائے اور یہ سمجھ لیا جائے کہ پنڈت نہرو اور ان کے مشیر اس حقیقت کو اب محسوس کرتے ہیں۔ تو گو دونوں وزراء کی متفق علیہ باتیں پہلے ہی متفق علیہ ہیں۔ پھر بھی ان میں ایک نئی روح اور ایک نئے معنے ہماری خواہشات سے قریب تر ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ امید پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کہ جلد ہی اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل دریافت ہو سکے گا۔ جس کا زیادہ تر انحصار پنڈت جی اور ان کے مشیروں کی تبدیلی ذہنیت پر ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آج تک اس مسئلہ کے طے ہونے میں جو رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں ان کی ذمہ واری پاکستان پر قطعاً عائد نہیں کی جا سکتی۔ پاکستان شروع سے ہی اس موقف پر قائم رہا ہے۔ کہ جلد از جلد آزادانہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے ہونا چاہیئے۔ اور اس بات کے لئے یو این او کے وفود اور تمام دنیا کے ممالک پاکستان کے حق میں گواہی دے سکتے ہیں۔

مُلّائیت

کل انہی کالموں میں ہم نے فرقہ واریت کے عنوان سے گورنر جنرل پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان کی یوم آزادی کی تقاریر کے دو اقتباس پیش کر کے قارئین کرام تک یہ بات پہونچائی تھی۔ کہ کس طرح ہمارے ملک کو فرقہ واریت کا مہیب دیو ہڑپ کرنے کے لئے اپنا بھیانک منہ کھولے تیار کھڑا ہے۔ اور جس طرح کہ مذکورہ راہنمایان ملک کی تقاریر سے معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اگر ہمارے اتحاد اور ضبط میں فرقہ داری کی شکل میں کوئی چیز رخنہ انداز ہوئی۔ تو وہ ڈٹ کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ اور کسی قیمت پر بھی یہ برداشت نہیں کریں گے کہ چند خود غرض اور مطلب پرست بزعم خویش لیڈر اٹھ کر ملک کے عوام کے مذہبی جذبات سے کھیل کر ایک دوسرے کو آمادہ پیکار کر کے اپنا الو سیدھا کریں۔ اور ملک کے وقار اور تحفظ اور عوام کے امن کو خطرے میں ڈال دیں۔

باوجودیکہ فرقہ واریت کی خطرناک لہر کسی حد تک تھم چکی ہے۔ حکومت کے ذمہ وار افراد نے اس کی سخت مذمت کی۔ اور اس کے انسداد کے لئے عملی تدابیر اختیار کی ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ابھی بھی بعض اقتدار طلب اور شکست خوردہ لیڈر اسے ہوا دے کر زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور کسی نہ کسی سہارے سے وہ اپنی لیڈری کی دکان کو چمکائے رکھنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور اسی غرض سے وہ سب سے پہلے ان لوگوں کو خریدتے ہیں جنہیں بدقسمتی سے ہمارے ملک کے لوگ مذہب کا اجارہ دار خیال کرتے ہیں۔ اور جنہیں خود بھی اپنی اس اجارہ داری کا پورا پورا زعم اور احساس ہے۔

یہ لوگ جو تاریخ اسلام کی ابتداء سے ہی مذہب کی اجارہ داری کے ڈھول پیٹ کر لیلائے اقتدار کی ہوس میں سرگرداں رہے ہیں۔ اور جن کی ذرا ذرا سی نادانیوں کا نتیجہ اسلامی حکومتوں کے تختہ الٹ جانے اور زوال پذیر ہو جانے کی شکل میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ آج پھر ہمارے ملک میں سر اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور بقول مولانا محمد علی جوہر لسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر دوسروں پر تکفیر و تفسیق کے تیر برسانے کا مشغلہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ان کے ہر قول اور ہر فعل پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ قول کلیتہً صادق آرہا ہے کہ کلمة الحق ارید بها الباطل "اسلامی حکومت" اور "اسلامی آئین" کے نعرے جو محض پولیٹیکل سٹنٹ کے طور پر لگائے جاتے ہیں۔ ان کے پس پردہ صرف اور صرف یہ غرض کارفرما ہے۔ کہ عوام کو حکومت سے زیادہ سے زیادہ بدظن کر کے ملک کے عوام میں بددلی اور انتشار پھیلا کر اپنے لئے راستہ ہموار کیا جائے۔ کون شخص ہے۔ کہ جب اسلامی حکومت کا مطالبہ ہو۔ تو وہ اس میں شریک نہ ہو۔ لیکن یہ علم کسے ہے کہ آج جسے یہ لوگ اسلامی حکومت کہہ رہے ہیں۔ وہ دراصل اسلامی حکومت نہیں۔ "ملائیت" کی ایک بدترین تصویر ہے۔ جس کا تصور اسلام میں تو کجا کسی معمولی سے معمولی جمہوری طرز سلطنت میں بھی قطعاً نہیں ملتا۔

خدا بھلا کرے ملک کے وزیر اعظم کا کہ جنہوں نے صحیح معنوں میں اس خطرہ کی حقیقت کو بھانپ لیا ہے۔ اور بغیر لگی لپٹی رکھے واشگاف الفاظ میں قوم کو بتا دیا ہے۔ کہ انہیں ایسے لوگوں کا ساتھ ہرگز ہرگز نہ دینا چاہیئے۔ اس لئے کہ اسلام ملائیت کے اقتدار کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور پاکستان میں ملاؤں کی حکومت کے لئے ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی صحت کے لئے درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی علالت بدستور ہے۔ اور تشویشناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ احباب درد دل کے ساتھ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں ÷

پاکستان کا چھٹا سال ایک غیر ملکی کی نظر میں

پچھلے دنوں انگلستان کے مشہور رسالے "Contemporary Review" میں پاکستان کے متعلق سر ولیم بارٹن کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے پاکستان کی بعض سیاسی اور اقتصادی مشکلات کا ذکر کرنے کے بعد پاکستان کے بارے میں مغربی اقوام کی بے رخی اور عدم توجہی پر بھی روشنی ڈالی تھی۔ نیز انہیں متنبہ کیا تھا۔ کہ ان کی یہ روش خود ان کے حق میں کس قدر مضرت رساں ثابت ہوگی۔ پاکستان کی مشکلات کا تجزیہ کرنے کے بعد وہ جس نتیجے پر پہنچے۔ وہ یہ تھا۔ کہ پاکستان کی موجودہ مشکلات محض عارضی ہیں۔ اگر مغربی اقوام نے اس وقت دستِ تعاون دراز نہ کیا۔ تو پھر وہ ایک ایسے ملک کی دوستی سے محروم ہو جائیں گی۔ جو آئندہ چل کر مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کی سیاست میں نہایت اہم کردار ادا کرنے والا ہے۔ ہر چند کہ یہ مضمون ایک غیر ملکی نے لکھا ہے۔ اور اس میں غیر ملکی نقطۂ نظر کی جھلک موجود ہے۔ تاہم اس کے مطالعہ سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ پاکستان کو اپنی پیدائش کے چھٹے سال میں کن سیاسی اور اقتصادی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ لہذا یہ کہ جہاں تک اندرونی خلفشار۔ اقتصادی حالت اور غذائی قلت کا تعلق ہے۔ اب ہماری نئی مرکزی قیادت محض چند ماہ کے اندر اندر ان مشکلات سے نپٹنے میں بفضلہٖ کس حد تک کامیاب رہی ہے۔ مضمون کا اردو ترجمہ ذیل میں مطالعہ فرمائیے:۔ (مسعود احمدؔ)

گذشتہ سال چودہ اگست کو پاکستان نے حصول آزادی کی پانچویں سالگرہ منائی۔ پاکستان کے اندر اور پاکستان سے باہر بالخصوص اسلامی ممالک کے دارالحکومتوں میں حسب معمول دھوم دھام سے جشن منایا گیا۔ مغربی ممالک کے اخبارات بھی اس معاملے میں پیچھے نہ رہے۔ بعض نے تو یہاں تک لکھا۔ کہ پاکستان کا معرضِ وجود میں آنا سیاسی معجزے سے کم نہیں ہے۔ اُدھر پاکستان میں جہاں قومی کارناموں پر فخر کا اظہار کیا گیا۔ وہاں اعلیٰ سیاسی حلقوں میں فکرمندی و تجسس اور احتیاط کا پہلو نمایاں تھا۔

سیاسی الجھنیں

حقیقت یہ ہے۔ کہ سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے صورتِ حال زیادہ امید افزا نہیں تھی۔ نئے دستور کی تدوین میں تاخیر کے باعث مرکزی حکومت نکتہ چینیوں کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ بعض حلقوں میں تو اسی بنا پر اچھی خاصی لعن طعن بھی کی گئی۔ کہ حکومت مغربی ممالک پر بدستور بھروسہ کئے بیٹھی ہے۔ حالانکہ کشمیر کے تعطل اور کراچی و کابل کے تعلقات میں باہم کشیدگی کے متعلق امریکہ اور دولتِ مشترکہ دونوں نے جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ وہ ہمدردی اور تائید کے جذبات سے یکسر خالی ہے۔ الغرض دولتِ مشترکہ کے ساتھ تعلق برقرار رکھنے کی مخالفت دن بدن تقویت پکڑ رہی تھی۔ اُدھر ملک کے بعض حصوں میں رجعت پسند عناصر بالخصوص ملّاں قسم کے لوگ خاصی پریشانی کا موجب بنے ہوئے تھے۔ احراریوں کے متعصب گروہ نے جو زمانہ قبل از تقسیم سے ہی اپنی شورہ پشتی کے لئے مشہور چلا آتا ہے۔ مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے غیر متعصب فرقے یعنی جماعت احمدیہ کے خلاف تشدد آمیز ایجی ٹیشن جاری کر رکھا تھا۔ احراریوں کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ احمدیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ بعض اہل مبصرین یہ کہتے ہوئے بھی سنے گئے۔ کہ پاکستان کے نصف باشندے تو آزاد خیال قرار دئے جا سکتے ہیں۔ ورنہ باقی مذہبی اعتبار سے انتہا پسندی واقع ہوئے ہیں۔ ایک اور پریشان کن امر یہ تھا۔ کہ اچانک خوراک کی قلت نمودار ہو گئی۔ ایک ایسے ملک میں جو ہمیشہ اس پر فخر کرتا آیا ہو۔ کہ اس کے ہاں برآمد کے لئے کافی مقدار میں فالتو اناج پیدا ہوتا ہے۔ یہ قلت یقیناً غیر متوقع تھی۔

اقتصادی مشکلات

اسی طرح اقتصادی اعتبار سے بھی مایوسی کا عالم طاری تھا۔ کیونکہ کوریا کی جنگ کے باعث تجارت میں تعطل کی سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ دراصل کوریا میں جنگ چھڑتے ہی امریکہ اور دوسری مغربی طاقتوں نے خام مال بڑے بڑے ذخیروں کی شکل میں جمع کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ وقتی طور پر پاکستان کے جیوٹ اور کپاس کی مانگ بہت بڑھ گئی۔ اور اسے منہ مانگی قیمتیں ملنے لگیں۔ لیکن بعد میں مانگ گر جانے کے باعث یہی اشیاء مارکیٹ پر بار ثابت ہونے لگیں۔ اس صورتِ حال کا بجٹ پر برا اثر پڑنا لازمی تھا۔ کیونکہ بجٹ بناتے وقت تجارت میں متوقع تعطل کا لحاظ نہیں رکھا گیا تھا۔ تجارتی توازن میں خسارے کی صورت رونما ہو رہی تھی۔ جس کے باعث مستقبل کے متعلق تجارتی حلقے پرامید نظر نہ آتے تھے اُدھر غیر ملکوں میں بھی یہ سوال موضوع بحث بنا ہوا تھا کہ اگر نئے دستور کے مطابق حکومت رجعت پسند عناصر کے ہاتھ میں چلی گئی۔ تو تجارتی میدان میں برطانوی اور دیگر غیر ملکی مفادات کا کیا حشر ہوگا؟ اگر واقعی رجعت پسند عناصر برسرِ اقتدار آگئے۔ تو کیا پاکستان بھی بے چارگی کے اسی عالم سے دوچار نہیں ہو جائے گا۔ جس سے اس وقت ایران دوچار ہے؟ برطانوی صنعت کاروں نے شروع ہی سے اقتصادی میدان میں پاکستان کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ لیکن اب وہ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ اس پرآشوب سیاسی ماحول میں کیا یہ مناسب نہ ہوگا۔ کہ وہ اپنی (صنعتی اور تجارتی) مساعی کو محدود کر دیں ....

مغربی اقوام کی روش

مغربی ممالک میں بعض لوگ اس خیال کے مؤید ہیں۔ کہ برطانیہ اور امریکہ مشرق وسطیٰ میں پاکستان کی اہمیت کو نظر انداز کرنے کی طرف مائل رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس کی اس حد تک ہمت افزائی اور امداد نہیں کی۔ کہ اس کے سیاستدان ملک کے بگڑے ہوئے حالات پر بآسانی قابو پا لیتے اور یہ خیال پاکستان میں تو عام پھیلا ہوا ہے۔ کہ مغربی طاقتوں کو پاکستان کی امداد کرنے میں ہمیشہ یہ خوف دامنگیر رہتا ہے۔ کہ کہیں اس بات سے ہندوستان ناراض نہ ہو جائے...... پاکستانی بالعموم دریافت کرتے ہیں۔ کہ اگر یہ بات درست نہیں ہے۔ تو کشمیر کے تعطل کو برقرار رکھنے میں مغربی طاقتوں نے جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ اس کی اور کیا توجیہہ کی جا سکتی ہے؟ اسی طرح صوبہ سرحد پر کابل کے مضحکہ خیز دعوے کے بارے میں مغربی طاقتوں نے جس بے تعلقی کا اظہار کیا ہے۔ اس کی بجز اس کے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اس بارے میں پاکستانیوں کو یقین ہے۔ کہ اس مضحکہ خیز دعوے میں کابل کو ہندوستانیوں کی اخلاقی تائید حاصل ہے۔ کیونکہ ہندوستانی خوب جانتے ہیں۔ کہ صوبہ سرحد اور کشمیر کے بغیر پاکستان کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔

کیا مغربی طاقتیں خاموشی سے کھڑی اس ملک کی مشکلات کا تماشا کرتی رہیں گی۔ جو دنیائے اسلام میں سب سے بڑی طاقت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جس کی دوستی از بس ضروری اور ناگزیر ہے؟ یہ باور کرنا مشکل ہے کہ دولت مشترکہ کے سیاستدان اور ان میں سے بھی بالخصوص آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے مدبر اس امر کے صحیح احساس سے عاری ہیں کہ جنوب مشرقی ایشیا کی سیاست میں ایک مضبوط اور خود کفیل پاکستان کتنا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حصول آزادی کے بعد اگر ابتدا ہی سے ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے کے معین و مددگار ہوتے ہوئے مضبوطی اور استحکام کو لازم پکڑتے۔ تو آج مشرقِ وسطیٰ کی سیاست کا رخ اور شاید کوریا میں صورتِ حال کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ کشمیر کے متعلق ہندوستان کی پالیسی کے حسن و قبح کے بارے میں کسی کا خواہ کچھ ہی خیال کیوں نہ ہو۔ اس کا یہ اثر ظاہر و باہر ہے۔ کہ ہندوستان نے اپنے آپ اور پاکستان دونو کو اسی حد تک کمزور بنا لیا ہے۔ کہ بین الاقوامی سیاست میں دونوں کا اثر اس اثر کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہے۔ جو دونوں باہمی تعاون کے بل پر بین الاقوامی معاملات میں ڈال سکتے تھے۔ پاکستان کو بجا طور پر دولت مشترکہ سے یہ توقع تھی۔ کہ دولت مشترکہ مداخلت سے کام لے کر دونوں کے باہمی اختلافات کو طے کرانے کی کوشش کرے گی۔ لیکن اس بارے میں اسے مایوسی سے دوچار ہونا پڑا۔ اندریں حالات ہم کیسے یہ توقع کر سکتے تھے۔ کہ پاکستان مشرقِ وسطیٰ کے بارے میں دولت مشترکہ کی پالیسی کی مکمل طور پر حمایت کرے گا۔

مسئلہ کشمیر کی بنیادی حیثیت

یہ نہایت ضروری ہے کہ مغربی طاقتوں کے مدبر کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کا تہیہ کر لیں۔ تاکہ ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے کے قریب تر آ سکیں۔ اس میں کامیابی جہاں تک مشرق وسطیٰ کی سیاست کا تعلق ہے۔ نہایت درجہ اہمیت کی حامل ہے۔ قضیۂ کشمیر کا ایسا فیصلہ جو پاکستان کے نزدیک قابل قبول ہو۔ حکومت پاکستان کے لئے بہت تقویت کا باعث ہوگا۔ اور اس سے مذہبی تعصب کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے میں بھی مدد ملے گی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے احرار کے ساتھ نپٹنے میں مضبوط اقدام سے کام لیا ہے۔ اور وہ ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ کہ نئے آئین پر مسلمانوں کے انتہا پسند طبقے اثر انداز ہو سکیں۔ اصلاحات نافذ کرنے میں تاخیر کی وجہ سے ملک کے اندر اور بالخصوص ملاؤں کی برادری میں جو رد عمل ہو رہا ہے۔ وہ قابل تشویش ہے۔ اس معاملے کا بعجلت فیصلہ میں اس کی ممانعت سے کام لینا ضروری نماز کے بعد خطبہ بھی نماز کا جزو ہے۔ اس کو بھی پوری توجہ اور سکون حق میں ربڑ معتقدیوں کے لئے ضروری ہے۔ خوشنما

"بہرحال ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ پاکستان کی مشکلات عارضی ہیں نظم و نسق کے مغربی سسٹم اور باہمت و صاحب بصیرت قیادت کی بدولت وہ بہت جلد ان مشکلات پر قابو پا لے گا دنیائے اسلام کی پیشوائی اس کے لئے مقدر ہے۔ اسکی دوستی کو کسی حال میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ابھی وقت ہے کہ مغربی اقوام صحیح معنوں میں اسے اپنا دوست بنا لیں۔" (ولیم بارٹن)

حالت بہتر ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہاں اب ہندو مہاجن کا وجود ناپید ہے۔ علاوہ ازیں زرعی پیداوار کی قیمتوں میں بھی معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔

کشمیر کا تعطل دور ہو جانے کے بعد دولت مشترکہ کے ساتھ پاکستان کے تعلقات پہلے کی نسبت بہتر ہو جائیں گے۔ اور رجعت پسند عناصر کے آگے آنے کا خطرہ دور ہو جائے گا۔ اقتصادی اعتبار سے پاکستان اور ہندوستان کے مفادات ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ کشمیر کا مسئلہ حل ہو جانے سے دونوں کے تعلقات میں بہتری کی جو صورت پیدا ہوگی۔ اس کے نتیجہ میں دونوں کے لئے یہ امر آسان ہو جائے گا۔ کہ وہ باہم مل کر اقتصادی تعاون کی کوئی سکیم بنائیں اور اسے عملی جامہ پہنا کر اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ سیاسی ماحول میں یہ خوشکن تبدیلی افغانستان کو بھی یہ احساس کرا دیگی کہ فریب خوردہ خواہشات کے سہری خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتے۔ بعد میں دوستانہ میل جول اور باہمی ربط کے ذریعہ ایسے مواقع بہم پہنچائے جاسکتے ہیں کہ پاکستان کے تعاون سے افغانستان کے اقتصادی وسائل کو ترقی دے کر وہاں عوام کی غربت کو دور کیا جائے۔ جو بیرونی حملے کی صورت میں دفاعی اعتبار سے کمزوری اور خطرے کا باعث بنی ہوئی ہے۔

بے رخی کے متوقع نتائج

ادائیگیوں کے توازن کو بحال کرنے کے لئے نہایت سخت اقدامات عمل میں لا چکی ہے۔ علاوہ ازیں اس نے ایک اور قدم بھی اٹھایا ہے۔ جو تجارتی طبقہ کے لئے بہت حد تک اطمینان کا موجب ہوسکتا ہے۔ اس نے اعلیٰ سطح پر ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس میں بعض ممتاز صنعت کار بھی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی ملک کی اقتصادی صورت حال کا جائزہ لے گی۔ اگر موجودہ نازک وقت میں دولت مشترکہ کے تجارتی ماہر اور دیگر صنعت کار پاکستان کے اقتصادی معاملات میں دلچسپی لینے سے محترز ہی رہے۔ تو بے تعلقی اور عدم توجہی کی یہ پالیسی نہایت ضرر رساں ثابت ہوگی۔ اس وقت لوگوں میں دولت مشترکہ کے خلاف جو جذبہ پایا جاتا ہے۔ اس قسم کی روش اس کے حق میں جلتی پر تیل کا کام دے گی۔ ادھر جاپانیوں اور جرمنوں کے لئے جو پہلے ہی اقتصادی میدان میں (مغربی طاقتوں) پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں میدان خالی ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر ایک جرمن فرم نے حکومت پاکستان کے تعاون سے وہاں ٹیلیفون تیار کرنے کا ایک کارخانہ قائم کیا ہے اس سلسلہ میں جو ... کشمیر خود بجائے کارخانے میں پانچ چھ سال کے ... گی۔ اور اور سامراجی عنصر نے روز بروز اور ٹیلیفون جو پرچا پرلیشد وغیرہ انجمنوں کی شروع علی عبداللہ وزارت کی معزولی کی بات

ایک ملک کے لئے ایسے حالات

باآسانی پوری ہوسکیں گی۔ اسی طرح جاپان کے ایک خیر سگالی مشن نے جو گزشتہ سال جولائی میں پاکستان آیا تھا حکومت کو یقین دلایا ہے کہ جاپان فنی صنعتوں کو ترقی دینے کے سلسلہ میں پاکستان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ برطانوی تاجر اور صنعت کار اگر اب بھی تذبذب میں ہی رہے اور انہوں نے دست تعاون دراز نہ کیا تو پاکستان کی مارکیٹ ہمیشہ کے لئے ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔

اقتصادی اعتبار سے پاکستان کو ایک بڑی مشکل یہ درپیش ہے کہ اس کے ہاں اعلیٰ قسم کا کوئلہ نایاب ہے۔ اس کی تلافی کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ برقی قوت کو نہایت وسیع پیمانے پر ترقی دی جائے حکومت اس امر سے غافل نہیں ہے۔ تین چار سال کا عرصہ ہوا کہ ہائیڈرو الیکٹرک کے تین وسیع منصوبے تیار کئے گئے تھے۔ اور اندازہ لگایا گیا تھا کہ ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد تین لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا ہونے لگے گی۔ اگر اتنی بھاری مقدار میں بجلی فراہم ہونے لگے۔ تو فی الحقیقت پاکستان میں صنعتی ترقی کا شایان شان طریق پر آغاز ہوسکتا ہے۔ لیکن اس بارے میں اب تک جو ترقی ہوئی ہے۔ وہ خاطر خواہ نہیں ہے۔ اگر بعض برطانوی فرمیں اپنی حکومت کی تائید و حمایت سے حکومت پاکستان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتیں۔ اور ان منصوبوں میں سے ایک یا ایک سے زائد کو عملی جامہ پہنانے کا بیڑا اٹھا لیتیں۔ تو آج صورت حال یقیناً کچھ اور ہوتی۔ اگر اب بھی اس بارے میں پیشقدمی کی جائے۔ تو خاطر خواہ نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ اور دولت مشترکہ میں پاکستانیوں کا اعتماد بحال کرنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق کینیڈا کے ایک تجارتی ادارے نے ان سکیموں میں سے دو کو پایہ تکمیل تک پہونچانے میں حکومت پاکستان کا ہاتھ بٹانے کی پیشکش کی ہے۔ ان دونوں سکیموں میں درگ اور تھل کے منصوبے شامل ہیں۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ اطلاع غلط ثابت نہیں ہوگی۔ بہر حال ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ پاکستان کی سیاسی مشکلات عارضی ہیں نظم و نسق کے مغربی سسٹم اور باہمت و صاحب بصیرت قیادت کی بدولت وہ بہت جلد ان مشکلات پر قابو پا لے گا۔ دنیائے اسلام کی پیشوائی اس کے لئے مقدر ہے۔ اس کی دوستی کو کسی حال میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی وقت ہے کہ مغربی اقوام صحیح معنوں میں اسے اپنا دوست بنا لیں۔

Contemporary Review, London
December 1952

اے ہلالِ عیدِ اضحیٰ

— از مکرم میاں عبدالغنی صاحب کراچی —

اے ہلالِ عیدِ اضحیٰ۔ لوحِ ابوائے منزلِ خلیلؑ
چرخِ پیمائی میں ہر دم حسن جوئے خلیلؑ
محرمِ ہنگامہ ہائے آتشِ نمرودِ شوخ
آئینہ ہے تو سرِ تسلیمِ اسمٰعیلؑ کا
تیرے ابرو سے عیاں ساطور ربِّ ذوالجلال
کعبۂ چرخِ زمرد گوں میں خاموشی تری
تیرے محرابِ درخشاں میں فرشتے سجدہ ریز
تیرے جلووں سے نمایاں شوخیٔ زنگِ فنا
سطحِ دریائے شفق پر ہے رواں کشتی تیری
کاتبِ تقدیر تیری کلکِ سیمیں سے مدام
تیرا ساغر بادۂ انوار سے لبریز ہے
ہوگیا ناخن ترا عقدہ کشائے مشکلات
اک نیا پیمانہ لاتا ہے تو ہر اک عید پر
پھر سے تو نے اک جلا دی معنیٔ اسلام کو
تیری میم نقرئی میم محمدؐ کی دلیل
منتہائے خلق معراجِ کمالاتِ بشر
باعثِ لولاک تفسیرِ کلامِ ایزدی
تاجدارِ انبیائے اولین و آخرین
چرخِ انوارِ رسالت کا درخشاں آفتاب
صاحبِ قوسین تصویرِ جلالِ کبریا
مہرِ عالمتاب وہ جس کی تمنائے بروز
یعنی ماہتابِ محمدؐ عکسِ مہرِ انبیاء
ہو غنی کو بھی عطا یارب وہ تسلیم و رضا

یادگارِ فتح وحدت نقش گویائے خلیلؑ
گردشِ شام و سحر میں محو سودائے خلیلؑ
شاہدِ نظارۂ گلزارِ رعنائے خلیلؑ
منعکس ہے تجھ میں عکسِ تیغِ ایفائے خلیلؑ
تیری شمشیرِ رواں صد صبر پیمائے خلیلؑ
منکشف ہے صورتِ دستِ دعاہائے خلیلؑ
ضو فگن تجھ میں ہے تو رجبۂ فرسائے خلیلؑ
تیرے ایما سے عیاں تعبیر رویائے خلیلؑ
تیری کشتی کا نگہباں کارفرمائے خلیلؑ
خوں سے کرتا ہے رقم روداد گویائے خلیلؑ
مرتعش ہے تیرے پیمانہ میں صہبائے خلیلؑ
تجھ میں پوشیدہ ہے زورِ قدرت مولائے خلیلؑ
ماننی مشکل ہے پر جنس وفاہائے خلیلؑ
تجھ سے بر آئی جہاں میں پھر تمنائے خلیلؑ
یعنی میم فخرِ آدم تاجِ ابنائے خلیلؑ
گوہرِ مقصودِ دنیائے دعاہائے خلیلؑ
جوہرِ صلبِ ذبیح اللہ یکتائے خلیلؑ
پیش گامِ ملتِ بیضائے شاہرائے خلیلؑ
جس کے جلووں سے خجل ہے چشمِ اعدائے خلیلؑ
گوہرِ اشکِ شبستان و سحرہائے خلیلؑ
دہر میں جلوہ نما ہے پھر بہ پیرائے خلیلؑ
موجبِ تابانیٔ پہنائے دنیائے خلیلؑ
مطمئن تھے جس سے قلب و چشمِ بینائے خلیلؑ

یہ دعا ہے پھر جہاں وحدت کا میخانہ بنے
پھر چلے محفل میں دورِ جام و مینائے خلیلؑ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

عیدالاضحیٰ کے احکام

احادیث نبویؐ کی روشنی میں

(محمد شفیع اشرف)

(۱)

عید الفطر اللہ تعالےٰ کا ایک ایسا انعام ہے جو رمضان المبارک کے اختتام پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے مومن بندوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ عید الفطر کے دن گذرے۔ تو عید الاضحیٰ ہمارے لئے شادمانی اور فرحت کا پیغام لے کر پہنچی۔ اور ہمیں پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک موقع عطا ہوا۔ کہ ہم ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنے دین کی خدمت اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کا ایک بار پھر عہد اور عزم کریں۔ یہ عہد اور عزم بھی مسرت اور خوشی کے ساتھ خدا کی راہ میں قربانی دینے اور سجدات شکر بجالانے سے ہی کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ دونوں دن اسلامی سال کے باقی دنوں سے ممتاز ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے۔ کہ اس کی نعمتوں کا اثر اس کے بندے کے ظاہر پر بھی ہو۔ اور اما بنعمۃ ربك فحدث کا منشاء بھی یہی ہے۔ اس لئے اس دن حتی الامکان عام دنوں کی نسبت ظاہر کا بھی زیادہ اہتمام ضروری ہے۔ اور جس طرح دوسرے اجتماعات جمعہ وغیرہ کے لئے اسلام کا حکم ہے۔ اس دن بھی نہا دھو کر صاف ستھرے اور اجلے کپڑے پہننے چاہئیں۔ اور خوشبو وغیرہ لگانی چاہیئے۔ اس سے نہ صرف ظاہر و باطن میں موافقت پیدا ہو کر مفید اور بہتر نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ اسلامی اجتماع کا ایک خاص اثر اور رعب بھی قائم ہوتا ہے۔

اگر کسی دوست کو یہ سامان میسر نہ ہو۔ تو اس کے دوستوں اور ہمسایوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے۔ جس سے ایسا شخص اپنے ظاہر کی آراستگی کا سامان کر لے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ عورتوں کو نماز عید کے لئے جانے کی تلقین فرمائی۔ تو ایک عورت نے عرض کیا۔ کہ ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر وہ نہ جا سکے تو کوئی حرج تو نہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ لتلبسها صاحبتها من جلبابها فليشهدن الخير۔ کہ اس کی کوئی سہیلی اس کے لئے اوڑھنی کا انتظام کر دے۔ تاکہ وہ بھی نیکی کے کام میں شریک ہو سکے۔

(۲)

اس قسم کے اجتماعات سے ایک فائدہ اسلامی سوسائٹی اور اسلامی معاشرہ کا ایک خاص اثر قائم کرنا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے عید کی تمام تقریب اس طرز پر ادا ہونی چاہیئے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے شکر اور اس کی رضا کے علاوہ یہ چیز بھی زیادہ سے زیادہ حاصل ہو سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا۔ کہ آپ کھلے میدان میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور وہاں تک پیدل جایا کرتے تھے۔ اور پھر جس راستہ سے تشریف لے جاتے تھے۔ آتے وقت کوئی اور راستہ اختیار فرماتے اسی طرح آپؐ کا اور آپؐ کے صحابہؓ کا طریق تھا کہ عید کی نماز کو جاتے وقت راستہ میں بلند آواز سے یہ تکبیر پڑھتے جاتے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاالٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد۔

یہ تکبیریں خاص طور پر ذوالحجہ کی ۹ تاریخ کی فجر کی نماز سے ۱۳ تاریخ کی نماز عصر تک فرضوں کے با جماعت ادا کرنے کے بعد کہنی چاہئیں۔ ویسے ان تکبیرات کو اسی وقت سے محدود کر دینا درست نہیں۔ بلکہ اصل مقصد ایسے موقعہ پر تکبیر و تحمید کو وسعت دینا ہے۔

(۳)

عید الفطر کے دن یہ مسنون امر ہے۔ کہ نماز سے قبل کچھ نہ کچھ کھا لیا جائے۔ لیکن عید الاضحیہ میں نماز سے قبل کچھ نہیں کھانا چاہیئے۔ ابن بریدہؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عید الفطر میں تو کچھ کھائے بغیر نہ جاتے۔ لیکن عید الاضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ کچھ تناول نہ فرماتے۔ یعنی ناشتہ تک نہ کرتے۔

(۴)

عورتوں کو بھی ایسے اجتماعات میں ضرور لے کر جانا چاہیئے۔ اس طرح نہ صرف عورتوں کی تربیت مقصود ہے۔ بلکہ ایک غرض یہ بھی ہے۔ کہ اسلامی سوسائٹی کے تمام افراد زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو کر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کریں۔ اور اس کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔

(۵)

عید اور اسی قسم کے اور اجتماعات میں دوسروں کے آرام کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ آتے جاتے وقت یا نماز کے وقت ہجوم میں کسی دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ اور اگر کوئی ضرورت نہ ہو۔ تو ایسی اشیا جن سے کسی وقت بھی کسی دوسرے شخص کو کسی قسم کی تکلیف یا نقصان کا احتمال ہو ساتھ نہیں لے جانی چاہئیں۔ حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں من حمل السلاح فی العید کا باب باندھ کر اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

(۶)

عید کے موقعہ پر صدقہ وخیرات بھی کرنی چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی تلقین فرمائی ہے۔ عید کے موقعہ پر ایک دفعہ آپ نے عورتوں میں خاص طور پر چندہ کی تحریک فرمائی۔ تو عورتوں نے اپنے زیور اتار کر حضرت بلالؓ کی چادر بھر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس غرض کے لئے عید فنڈ قائم فرمایا تھا جس میں جماعت کے ہر کمانے والے فرد کو کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے ادا کرنے کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب تک جماعت اسے ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ یہ رقم صدقۃ الفطر کے علاوہ ہوتی ہے۔ اور مرکز میں بھجوائی جاتی ہے۔

(۷)

چونکہ یہ خوشی کا دن ہے۔ اس لئے زائد عبادت کے علاوہ اگر اس دن اپنے اپنے ملک اور علاقہ کے رواج کے مطابق جس کی شریعت اجازت دیتی ہو۔ خوشی کا کوئی اور طریق بھی اختیار کر لیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ حضورؐ کے زمانہ میں عید کے موقعہ پر بعض حبشیوں نے گتکے وغیرہ کے کھیلوں کا مظاہرہ کیا۔ تو حضور نے بھی اسے ملاحظہ فرمایا۔ ہمارے ملک میں بھی کھیلوں اور دعوتوں وغیرہ کا رواج ہے۔

(۸)

عید الاضحیٰ کی نماز عید الفطر سے جلد پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد قربانیاں کرنی ہوتی ہیں۔ عید الفطر کی نماز کا وقت اس وقت ہے۔ جب دو نیزہ کے برابر سورج چڑھ آئے۔ اور عید الاضحیٰ کا وقت ایک نیزہ کے برابر سورج بلند ہونے کا ہے۔

(۹)

نماز عید کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ صلوٰۃ عید کا طریق یہ ہے۔ کہ دو رکعت نماز اس طرح باجماعت پڑھی جاتی ہے۔ کہ جب امام تکبیر تحریمہ کہے۔ تو اس کے بعد ثنا پڑھے۔ پھر پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیریں کہے۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے جائیں۔ جیسے نماز کے شروع کرتے وقت اٹھائے جاتے ہیں۔ مگر فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ اول تکبیر میں تو تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جاتے ہیں۔ مگر ان تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے کے بعد کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور آخری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر قرأت یعنی سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ دوسری رکعت میں قرأت شروع کرنے سے پیشتر پانچ تکبیریں اسی طرح کہی جائیں۔

یہ امر بھی مسنون ہے۔ کہ ان دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ یا سورہ قٓ اور سورۃ القمر تلاوت کی جائے۔

(۱۰)

اس عید کو عید الاضحیٰ یا عید الاضحیہ کہا بھی اسی لئے جاتا ہے۔ کہ یہ قربانیوں کی عید ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تقلید میں اس دن مسنونہ قربانی گذارنے کی تاکید آئی ہے۔ اگر گھر کا ایک فرد کمانے والا ہو۔ تو اس کی قربانی گھر کے باقی افراد کی طرف سے بھی سمجھی جاتی ہے۔ قربانی کے لئے بکرا بھیڑ۔ دنبہ۔ گائے۔ اونٹ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

یہ قربانی نماز عید سے قبل نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ بعد از نماز ہونی چاہیئے۔ قربانی والا جانور صحیح سالم اور عمر کا پورا بالعموم کم از کم دو دانت والا ہونا چاہیئے۔

یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ کہ قربانی دینے والا خود اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرے۔ عید کے روز کے بعد تین دن تک قربانی ہو سکتی ہے۔ میت کی طرف سے بھی دی جا سکتی ہے۔ قربانی کا گوشت خود کھائیے۔ ذخیرہ کریئے۔ یا دوستوں اور مساکین میں تقسیم کر دیجئے۔ سب صحیح اور درست ہے۔

قربانی کی کھالوں وغیرہ کو اجرت وغیرہ میں نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ یہ بھی مستحقین میں تقسیم کی جا سکتی ہیں۔ مرکزی طور پر جماعت احمدیہ کے افراد کو ہدایت ہے۔ کہ وہ ان تمام کھالوں وغیرہ کی رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ تا اس کے اصل مقاصد کے ماتحت یہ رقوم خرچ کی جا سکیں۔

یہ امر یاد رہے۔ کہ ان قربانیوں کا مقصد دراصل سنت ابراہیمی کے تحت اپنے آپ کو اپنی اولاد کو اپنے جان و مال اور عزت اور وقت کو قربان کر دینے کا ایک تصویری زبان میں عہد ہوتا ہے۔ سب سے مقدم چیز اس میں تقویٰ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے نہایت وضاحت سے قرآن شریف میں خاص طور پر اس امر کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ لن ينال الله لحومها ولا دماءها ولكن يناله التقوىٰ کہ اللہ تعالےٰ کو ان قربانیوں کے گوشت اور لہو سے کوئی سروکار نہیں۔ جو چیز اسے محبوب اور مقصود ہے۔ وہ تو انسان کا اپنا تقویٰ ہے۔ پس قربانی کرتے وقت تمام تر خیالات سے پاک ہو کر انسان کو محض اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر یہ کام کرنا چاہیئے۔

(۱۱)

ذوالحجہ کی دسویں۔ گیارھویں۔ بارھویں اور تیرھویں تاریخوں کے دن کھانے پینے اور ذکر اللہ کے لئے ہیں۔ حدیث میں ان دنوں کے روزے رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔

ان ایام میں دوستوں اور ہمسایوں کو دعوت وغیرہ پر بلانا اور انہیں تحائف وغیرہ دینے چاہئیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انسانی محبت کے بڑھنے کا ایک ذریعہ ہدایا اور تحائف کے باہمی تبادلہ کو بھی بتایا ہے اسی طرح مساکین اور مستحق لوگوں کو بھی حتی الوسع کھانا وغیرہ کھلانے کا اہتمام کیا جائے۔

(۱۲)

عیدگاہ میں نماز عید سے قبل سنن یا نفل پڑھنا درست نہیں۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ اسی طرح نماز کے بعد خطبہ بھی نماز کا حصہ ہوتا ہے۔ اس کو بھی پوری توجہ اور سکون سے سننا مقتدیوں کے لئے ضروری ہے۔

چار مسلمان ملکوں کی مذہبی تحریکیں

مولانا عبدالسلام اعجاز

ترکی میں جدید مذہبی تحریک مصر میں اخوان المسلمون۔ ایران میں فدائیانِ اسلام اور پاکستان میں جماعت اسلامی کم و بیش ایک ہی رنگ و روغن کی تحریکیں ہیں۔ ان سب نے احیاءِ اسلام اور قیام حکومت قرآنی کو اپنا مقصد ظاہر کیا۔ اور سیاسی طاقت پر قبضہ کرنے کی خواہش میں بے صبری کا اظہار کیا۔ اگر وہ صبر و سکون سے کام لیتے اور عوام کو صحیح معنوں میں مسلمان بنانے کا کام شروع کر دیتے تو اسلام کی خدمت بھی انجام دیتے۔ اور اربابِ اقتدار کو بھی ان سے پرخاش کی کوئی وجہ نہ مل سکتی۔ اور شاید آخر میں انہیں سیاسی اقتدار بھی حاصل ہو جاتا۔ لیکن انہوں نے پہلے ہی دن سے لڑائی جھگڑے اور تکفیر و تفسیق کی بنیاد رکھ دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو پڑھے لکھے طبقوں کی پشت پناہی بھی حاصل نہ ہوئی۔ اور برسرِ اقتدار جماعتوں نے بھی روزِ اول ہی . . سے ان کو اپنا سیاسی حریف سمجھ کر ان سے وہی سلوک کیا۔ جو سیاسی جماعتیں اپنے مخالفوں سے کیا کرتی ہیں۔ مشکل یہ تھی کہ ان جماعتوں کی باگ ڈور مولویوں کے ہاتھ میں تھی۔ اور زمانہ حاضر کا مولوی اس غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ کہ وہ عوام کالانعام کو محض جذباتی بنا پر مشتعل کر کے عنانِ اقتدار اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ حالانکہ جذباتی اشتعال سوڈا واٹر کے ابال سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اور تھوڑی مدت کے بعد ہی فرو ہو جایا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد فکرِ صحیح اور عقلِ سلیم پر نہیں ہوتی۔

ترکی میں مذہبی پارٹی

ترکی میں اس وقت دو بڑی بڑی سیاسی جماعتیں ہیں۔ ایک جلال بایار کی پارٹی جو برسرِ اقتدار ہے۔ دوسری عصمت انونو کی پارٹی جو اپوزیشن میں ہے۔ ان دونوں پارٹیوں کے درمیان اتاترک کی حکمتِ عملی کے متعلق پورا اتفاق ہے۔ صرف بعض تفصیلات میں اختلاف ہے (یعنی وہ بھی مسلم لیگ اور عوامی مسلم لیگ کی طرح ہیں۔ جو قائدِ اعظم کے اصولوں پر تو متفق ہیں لیکن بعض سیاسی امور میں اختلاف رکھتے ہیں) پچھلے دنوں ایک تیسری جماعت وجود میں آئی۔ جس نے احیائے دین کا دعوٰی کیا۔ اور اگرچہ اس کے ارکان کی تعداد نہایت محدود تھی لیکن انہوں نے جا بجا اتاترک کے اصولوں کی مخالفت شروع کر دی۔ بلکہ بعض اصلاح پسندوں پر قاتلانہ حملے بھی کئے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے استیصال کے مسئلہ پر دونوں بڑی پارٹیاں متفق ہو گئیں۔ اور چند روز بوقت گرفتاریوں سے اس نئی تحریک کا قلع قمع ہو گیا۔

مصر میں اخوان المسلمون نے خاصی طاقت حاصل کر لی تھی لیکن اس جماعت کا زوال اسی دن سے شروع ہو گیا۔ جب اس کے مرشد عام حسن البنّا شہید کر دیئے گئے۔ لیکن ان کے جانشین اور کارکن ابھی کام کر رہے تھے۔ کہ جنرل نجیب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو گئے۔ اور اس شان سے آئے کہ دنیا کی نظریں خیرہ ہو گئیں۔ بادشاہ معزول کر دیا گیا۔ سیاسی پارٹیاں نابود کر دی گئیں۔ اور اخوان المسلمون نے یہ کہہ کر اپنی جان بچائی۔ کہ ہماری جماعت تو سیاسی جماعت ہی نہیں۔ ہم تو صرف دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ چنانچہ عہدِ نجیب میں اس جماعت کا کوئی سراغ ہی نہیں ملتا۔ اہلِ ملک کا ملاً متحدہ طور پر نئی حکومت کے ساتھ ہیں۔ اور وہ حکومت انہیں آزادی اور آبرومندی کی طرف لے جا رہی ہے۔ جب تک جنرل نجیب کا دور دورہ ہے۔ کسی دوسری سیاسی جماعت کے پنپنے کی کوئی صورت نہیں۔ جس حالت میں جامعہ ازہر جنرل نجیب کے ساتھ ہے۔ کسی نام نہاد مذہبی تحریک کا پیدا ہونا خارج از بحث ہے۔

ایران میں فدائیانِ اسلام

ایران میں فدائیانِ اسلام زیادہ تر سیاسی قتل و خونریزی اور دہشت انگیزی سے اپنا کام نکالتے تھے۔ اور آیت اللہ کاشانی ان کے مقتدا و پیشوا تھے۔ لیکن ڈاکٹر مصدق نے جب ان کے عزائم کو افتراق انگیزی کی طرف مائل دیکھا۔ تو ان کو مقاصدِ ملی کی راہ میں رکاوٹ سمجھا۔ اور اپنی ہردلعزیزی کی قوت سے ان کو پس منظر میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہی علامہ کاشانی جو ایک سال قبل مجلس کے صدر منتخب کئے گئے تھے۔ بیک بینی و دو گوش نکال دیئے گئے۔ اور ڈاکٹر مصدق کا ایک نامزدہ شخص صدر منتخب ہو گیا۔ کاشانی بظاہر خاموش ہیں لیکن اندر ہی اندر شہنشاہی اور بعض دوسری طاقتوں سے ساز باز کر کے اپنے موقف کو بحال کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ بہر حال بحالت موجودہ ایران کی سیاست میں ان کا کوئی مقام نہیں۔ اور اہلِ ملک کی عظیم اکثریت ڈاکٹر مصدق کے ساتھ ہے۔

پاکستان کی جماعت اسلامی

اب رہی پاکستان کی جماعت اسلامی تو جب تک دستورِ اسلامی کے سلسلے میں کام کر رہی تھی۔ اس امر کا موقع تھا کہ لوگ مسائل دستور سازی پر غور کرتے وقت ان کے نقطۂ نگاہ کو بھی پیش نظر رکھتے۔ لیکن اس جماعت نے احراری تحریک میں شامل ہو کر جس بے تدبیری اور غیر مآل اندیشی اور بے اصولی کا ثبوت دیا۔ اس سے اس کی پوزیشن اس کے مداحوں میں بھی کمزور ہو گئی۔ اور اس کے لیڈر قانونِ عسکری کے ماتحت مبتلائے قید و بند ہو گئے۔ یہ بھی ایک خالص سیاسی جماعت ہے جو سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی غرض سے مذہب اور اس کے ادارات کی ایک خاص تعبیر پیش کر رہی ہے۔ اور اس تعبیر سے اختلاف رکھنے والوں کو فاسق اور غیر صالح قرار دے رہی ہے۔ جس طرح ترکی۔ مصر۔ ایران میں سیاسی لیڈروں نے اپنی اپنی قوم کی حیات اور ضروریات کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف ہو کر اپنے ہاں کی نام نہاد مذہبی تحریکات کو ضعیف کر دیا ہے۔ اور اب لوگ ان لیڈروں پر جان چھڑک رہے ہیں۔ اسی طرح اب پاکستان میں بھی سابقہ وزارت کا جمود ختم ہو کر نئی حرکتِ حیات پیدا ہو رہی ہے۔ محمد علی نے روزِ اول ہی سے ان مسائل کے حل کے لئے بے پناہ سرگرمی شروع کر رکھی ہے۔ جو حقیقتاً اہلِ پاکستان کے نزدیک اہم ترین مسائل ہیں۔ اس لئے اب عوام و خواص کی توجہ دوسری تمام شورشوں اور تحریکوں سے الگ ہو کر نئی وزارت کی سرگرمیوں پر مرتکز ہو چکی ہے۔ ایسے حالات میں جماعت اسلامی کے مزید اقدامات ممکن الوقوع نظر نہیں آتے۔ اور عوام کو اس سے کوئی خاص دلچسپی باقی نہیں رہی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ محمد علی اور ان کے رفقائے کار بھی مسلمان ہیں۔ اور دن رات پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور مسلمانانِ پاکستان کی عزت و آبرو کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کو طعون و مطعون کرنا کسی مسلمان کو زیبا نہیں۔ بلکہ ہر مسلمان کو ان سے تعاون کرنا چاہیئے۔ اس دن کی مساعی جمیلہ کی کامیابی کے لئے دست بدعا رہنا چاہیئے۔

میرے نزدیک اب وقت آگیا ہے کہ ترکی۔ مصر۔ ایران اور پاکستان کے یہ عناصر جو اپنے آپ کو احیائے دین اور حمایتِ اسلام کے اجارہ دار سمجھتے ہیں۔ اپنے رویے پر نظرِ ثانی کریں۔ اور سوچیں کہ ان کے طریقِ کار میں کونسی خرابی ہے۔ اور اس خرابی کی اصلاح ممکن ہے یا نہیں اپنے آپ کو منزہ عن الخطا اور معصوم سمجھ لینا تو کسی انسان کا کام نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو۔ نیکی اختیار کرنے کی سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(منقول روزنامہ شہباز پشاور)

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر بابت ۱۹۵۳-۵۹ ہش منظور کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

جمال پور ضلع سلہٹ

عزیز الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ
چودھری محمد حنیف صاحب سکرٹری

دیباگ رام ضلع پڑا

مولوی محبوب الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ
سکرٹری

مورائیل ضلع پڑا

عبدالرزاق صاحب پریذیڈنٹ
عبد الستار صاحب سکرٹری

بوگرا ضلع بوگرا

مولوی مبارک علی صاحب پریذیڈنٹ
سید موسیٰ رضا صاحب سکرٹری مال
محمد عبد الجبار صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت
الطاف حسین صاحب " تبلیغ
شیخ مظفر الدین صاحب " وصیت و ضیافت

پاربتی پور ضلع دیناج پور

کیپٹن عبد الحسین صاحب پریذیڈنٹ
محمد تاج علی صاحب سکرٹری مال
عبد الماجد صاحب " تعلیم و تربیت

شیام پور ضلع رنگ پور

مولوی امداد حسین صاحب پریذیڈنٹ
غفور الدین احمد صاحب سکرٹری

نرائن گنج

جناب احسان اللہ صاحب پریذیڈنٹ
منشی عبد الخالق صاحب سکرٹری تبلیغ
نذر الاسلام صاحب " مال
علی انور صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت
" " " تالیف و تصنیف
منشی عبد الخالق صاحب سکرٹری امور عامہ
بشیر احمد صاحب محاسب
محمد انور علی صاحب آڈیٹر

بلوا پارا

کبیراج اعزاز الحق صاحب پریذیڈنٹ
عبد المالک صاحب سکرٹری مال
محمد میاں صاحب " تبلیغ
محمد اسمٰعیل صاحب " تعلیم و تربیت
عبد الستار صاحب آڈیٹر

حیدرآباد میں تباہ کن بارش — پچاس سے زیادہ پکے مکان مسمار

بھاری جانی و مالی نقصان - مہاجر بستیوں کی مکمل تباہی

حیدرآباد سندھ ۱۸ اگست: حیدرآباد سندھ میں آج پھر قیامت خیز بارش ہوئی۔ مسلسل تین روز کی اس طوفانی بارش نے شہر میں بارش زدہ لوگوں کی امداد و آبادکاری کے تمام منصوبوں کو ناکام بنا کر رکھ دیا ہے۔ شمال مشرق سے اُٹھنے والے بھورے رنگ کے ان بادلوں سے کل کی تباہیوں میں اور اضافہ ہو گیا۔ اس اچانک موسلادھار بارش سے شہر کی گلی کوچوں میں گھٹنے گھٹنے تک پانی جمع ہو گیا۔ بارش تقریباً ساڑھے چار بجے شروع ہوئی۔ اور شام کے ۸ بجے تک شدت سے جاری رہی۔ لوگ اس بارش کی آمد سے بالکل بے خبر تھے۔ لیکن جب بارش شروع ہوئی۔ تو سڑک پر چلنا مشکل ہو گیا۔ آج صبح ایک دو منزلہ پختہ مکان گر گیا۔ جس کے نیچے گھر میں رہنے والے تمام لوگ دب گئے۔ میونسپلٹی کے مزدوروں نے فوراً موقعہ پر پہنچ کر ملبہ اُٹھانا شروع کیا۔ اور اس طرح بیس آدمیوں کی جانیں بچالی گئیں۔ آج شام کی بارش کے بعد یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ کچھ اور پکے مکانات بھی گر جائیں گے۔ شہر کی ایک پچاس سالہ پرانی عمارت میں جو گارڈ دکھائی میں واقع ہے۔ پتھر کی بنی ہوئی ہے گرنے کا خطرہ ہے

یہ عمارت کئی جگہ سے پھٹ گئی ہے۔

اور اس میں بڑی بڑی دراڑیں پڑی ہوئی ہیں۔ نئے ایکسٹو میں سے ایک مردہ بچے کی لاش تیرتی ہوئی دیکھی گئی۔ جسے نکال لیا گیا۔ حیدرآباد کے سول سرجن کو دو ہزار روپے دیئے گئے ہیں جو بارش زدہ شہریوں کے علاج پر خرچ کئے جائیں گے۔ سیونداباد کی بارش کا سلسلہ آج رات گئے تک جاری رہا۔ جس کے باعث بارش زدہ مہاجروں کے مصائب میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار کو ان کے مشیر مہاجرین سید مبارک علی شاہ نے بارش کی تباہی کے حالات سے آگاہ کیا ہے۔ اور پانچ ہزار روپے کی فوری امداد کی درخواست کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کافی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ پیرزادہ عبدالستار کل خود بھی سید حیدرآباد جا رہے ہیں۔ حیدرآباد کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر اسے جی آغا نے کوٹری براج کے انجینئر سے کہا ہے۔ کہ وہ اپنے پمپ حیدرآباد بھیجوائیں تاکہ سیلاب زدہ علاقوں سے پانی نکالا جا سکے۔ کئی مہاجر بستیاں ابھی تک پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں اور دور سے چھوٹے چھوٹے جزیروں کی طرح دکھائی دیتی ہیں۔ اس تباہ کن بارش نے جہاں ہزاروں مہاجروں کو بے گھر کر دیا ہے وہاں سرکاری حکام کو بھی نئی مشکلات میں پھنسا دیا ہے۔ جنہیں امداد و آبادکاری کے سلسلے میں فوری کارروائی کرنی پڑ رہی ہے۔ حیدرآباد کے کلکٹر نے ہزاروں بے گھر مہاجرین کے لئے پکے ہوئے چاول تقسیم کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں آٹھ مرکز کھول دیئے گئے ہیں۔ جہاں مہاجروں کو مفت خوراک اور جھونپڑیاں بنانے کا سامان دیا جا رہا ہے۔ تاکہ یہ خانماں برباد نئے سرے سے اپنی رہائش گاہیں تعمیر کر سکیں۔ حیدرآباد شہر کے بیچ کئی علاقوں میں مکانات گرے۔ اور لاتعداد افراد زخمی ہوئے۔ مکانات گرنے کی وجہ سے ابھی تک کسی شخص کے ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ سوارھوانی گلی میں دو مکان جو دو منزلہ تھے گر گئے۔ ان مکانات میں ۹۴ افراد تھے جن میں سے کئی ایک زخمی ہوئے۔ پرانا پھلی ہاٹ کے علاقہ میں ایک بہت بڑا مکان گر گیا۔ جس کے ملبے کے نیچے دب کر کئی آدمی زخمی ہو گئے۔ شاہی بازار کی ایک گلی اور رسالہ روڈ پر بھی دو مکانات گرے۔ شہر کے سینکڑوں مکانات کی حالت مخدوش ہے۔ اور کسی بھی وقت ان مکانوں کے گرنے کا خطرہ ہے۔

میں نے فوج کی مدد سے مصدق گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کی کوشش نہیں کی

شاہ ایران کا بیان: مصدق کو برطرف کر کے زاہدی کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا تھا

[illegible] ۱۸ اگست: شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی نے آج ملکہ ثریا کے ساتھ بذریعہ طیارہ یہاں سے روم روانہ ہونے سے قبل بتایا۔ کہ ان کے خلاف یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے کہ "میں نے فوج کی مدد سے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی"۔ شہنشاہ نے کہا۔ کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ "میں نے ڈاکٹر مصدق کو برطرف کر کے جنرل زاہدی کو وزیر اعظم مقرر کرنے کا فرمان جاری کیا تھا۔ اور جب یہ فرمان ڈاکٹر مصدق کو پہنچانے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے شاہی حفاظتی دستہ کو گرفتار کر لیا۔ اور اسی پر تختہ الٹنے کا الزام لگا دیا۔

شاہ نے کہا۔ کہ ڈاکٹر مصدق کی حکومت مسلسل غیر آئینی حرکتیں کر رہی تھی۔ اس لئے انہیں برطرف کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ جب وزیر اعظم نے میرے احکام کی تعمیل کرنے سے انکار کیا۔ تو مجھے ملک چھوڑ کر آنا پڑا۔ ایرانی مجلس میں مخالف پارٹی کے جو تیس ممبر پناہ گزین تھے۔ وہ سب روپوش ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اب پارلیمنٹ ٹوٹنے کے بعد انہیں مجلس کی عمارت میں سیاسی پناہ نہ ملے گی۔ تہران کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے سفیر مسٹر لائے ہینڈرسن آج امریکہ سے تہران واپس آ گئے۔ انہوں نے آج ڈاکٹر مصدق سے ملاقات کی۔

شمالی تہران کے پہاڑی سبزہ زاروں میں روپوش جنرل زاہدی نے ایک اعلان جاری کر کے کہا ہے۔ کہ شاہ ایران میرے ایماء سے کچھ دنوں کیلئے ملک سے باہر گئے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ شاہ کے عراق جانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ بعض باغی انہیں قتل کرنے کی تجاویز سوچ رہے تھے۔ ڈاکٹر مصدق نے اعلان کیا کہ جو شخص جنرل زاہدی کو گرفتار کرے گا یا ان کے متعلق صحیح حالات حکومت کو دیگا۔ ایک لاکھ ریال انعام دیا جائیگا۔ جنرل زاہدی نے آج پھر اعلان کیا ہے کہ وہ قانونی طور پر ایران کے وزیر اعظم ہیں کیونکہ انہیں شہنشاہ نے اس عہدے پر مقرر کیا ہے۔ زاہدی نے فوجوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ملک میں امن قائم رکھیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ مصدق کو بہت جلد ملک سے نکال دیا جائیگا۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل ۳ اکتوبر کو اپنے نئے صدر کا انتخاب کرے گی

کراچی ۱۸ اگست: پاکستان مسلم لیگ کونسل کا سہ روزہ اجلاس ۳ اکتوبر سے کراچی میں شروع ہونے والا ہے۔ اس اجلاس میں پاکستان مسلم لیگ کے نئے صدر کا انتخاب عمل میں آئے گا کونسل کے اجلاس میں ملک کی عام سیاسی صورت حال خصوصاً مقبوضہ کشمیر کے حالیہ واقعات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ سابق صدر خواجہ ناظم الدین کا استعفیٰ کونسل کے اجلاس میں پیش ہوگا۔ اور منظوری کے بعد نئے صدر کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ توقع ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کا نام صدارت کے لئے پیش ہوگا کونسل کے اجلاس کے لئے قراردادیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۹ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ اس روز سہ پہر تک قراردادیں دی جا سکتی ہیں جو قراردادیں یا تجاویز ڈھاکہ کے اجلاس میں زیر غور نہ آ سکی تھیں وہ بھی اس اجلاس میں پیش ہوں گی۔

محمد علی قیوم اور خواجہ حبیب اللہ دستور ساز اسمبلی کے ممبر بن گئے

ڈھاکہ ۱۸ اگست: آج سہ پہر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی مشرقی بنگال سے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے رکن بلامقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ مولانا عبداللہ الباقی کی وفات سے دستور ساز اسمبلی کی جو نشست خالی تھی۔ مسٹر محمد علی اس کی جگہ منتخب ہوئے ہیں۔ [illegible] خان اور خواجہ حبیب اللہ بھی دستور ساز اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ خواجہ عبدالغنی اور نواب ڈھاکہ خواجہ حبیب اللہ کو گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اور گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین کے مستعفی ہو جانے سے خالی ہونے والی نشستوں کو پُر کرنے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

حسین مکی کو گرفتار کر لیا گیا!

تہران ۱۸ اگست: ایرانی مجلس کے سابق ممبر حسین مکی کو آج گرفتار کر لیا گیا۔ برطانیہ کے خلاف قومی تحریک میں وہ مصدق کے ساتھ تھے لیکن کاشانی اور مصدق میں اختلاف پیدا ہوا تو حسین مکی بھی مصدق کا ساتھ چھوڑ گئے۔

سندھ اسمبلی کا اجلاس ۱۲ ستمبر سے شروع ہوگا

کراچی ۱۸ اگست: امید ہے۔ سندھ اسمبلی کا اجلاس وسط ستمبر تک کراچی میں منعقد ہوگا۔ انتخابات کے بعد صوبائی اسمبلی کا یہ پہلا اجلاس ہوگا۔ قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ تاہم باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اسمبلی کا اجلاس غالباً ۱۲ ستمبر کو شروع ہوگا

میں تخت ایران سے دستبردار نہیں ہوں گا

روم ۱۸ اگست: شاہ ایران نے آج روم کے ہوائی میدان میں ایک اخبار نویس کو بتایا کہ "میں اس وقت تخت سے دستبردار نہیں ہوں گا یہ کہنا غلط ہے۔ کہ میں اپنے ملک سے بھاگ کر آیا ہوں"۔ شاہ نے کہا۔ "میں غالباً واپس ایران جاؤں گا۔ لیکن ابھی نہیں۔ میں اٹلی میں زیادہ عرصہ قیام نہیں کروں گا"۔

ملت میں انتشار پھیلانا اچھا نہیں

جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ قوم و ملک کے دشمن ہیں

میمن سنگھ ۱۸ اگست: مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نورالامین نے مسلمانوں کے باہمی اتحاد پر زور دیا ہے۔ آپ نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کشمیر کی آزادی اور وہاں کے لوگوں کو حق خود ارادیت دلانے کی اہمیت بیان کی۔ اور کہا کہ ان مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے آج ملت پاکستان کو پہلے سے کہیں بڑھ کر باہمی اتحاد کی ضرورت ہے۔ تاکہ وقت آنے پر ہر ممکن قربانی دی جا سکے۔ مسٹر نورالامین نے کہا۔ کہ نئی جماعتیں بنا کر ملت میں انتشار پیدا کرنا اچھا نہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ وہ ملت کے دشمن ہیں۔ اسلامی نظام کا مطالبہ کرنے والوں کو چاہیئے کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر اس مطالبہ کو عملی جامہ پہنائیں۔ ملک کی تقسیم کے وقت پاکستان کی جو حالت تھی۔ اس کا موجودہ حالات سے مقابلہ کرتے ہوئے مسٹر نورالامین نے کہا کہ لیگی حکومت نے یقیناً ترقی کے کئی شعبوں میں نمایاں کام کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ قیام پاکستان سے لیکر اب تک اللہ کے فضل سے پاکستان ان مشکلات پر قابو پا کر آگے بڑھ رہا ہے۔

کشمیر کے بارے میں وزیر اعظم بھارت سے میری بات چیت تسلی بخش طریقے پر ہو رہی ہے

نئی دہلی میں مذاکرات کے بارے میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کا بیان!

نئی دہلی ۱۸ راگست: وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے پنڈت نہرو کے ساتھ آج کی ملاقات کے بعد ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کو بتایا کہ کشمیر کے بارے میں وزیر اعظم بھارت سے میری بات چیت تسلی بخش طریقے سے ہو رہی ہے۔ یہ ملاقات ایک گھنٹہ بیس منٹ تک جاری رہی۔ توقع کی جاتی ہے کہ مذاکرات کے اختتام سے قبل سرکاری طور پر کوئی بیان جاری نہیں کیا جائے گا۔ مذاکرات کل صبح پھر شروع ہو جائیں گے۔ اور غالباً بعد دوپہر بھی دونوں وزراء کی ملاقات ہوگی۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق آج کے مذاکرات کے نتیجہ میں قضیہ کشمیر کے متفقہ حل یعنی استصواب رائے کے بارے میں بھارت اور پاکستان کے اختلافات کا دائرہ بہت کم ہو گیا ہے۔ انہوں نے البتہ یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ وہ اختلافات کیا ہیں۔ جو ان کا تعلق آزاد و غیر جانبدار استصواب کے طریق کار اور لوازمات سے ہے یا اس میعاد کے تعین سے جس کے اندر اندر استصواب پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ یہ حلقے محتاط و پر امید ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ آج کل بات چیت نازک اور فیصلہ کن مرحلہ سے گذر رہی ہے۔ ان کے نزدیک بھارت کے بعض اخبارات میں شائع شدہ ان خبروں کی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ ملاقاتی استصواب اور فی الحال کشمیر پر مشترکہ کنٹرول کے بارے میں غور و خوض ہو رہا ہے یا اس بارے میں کوئی فیصلہ ہو گیا ہے۔ آج رات نہرو نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور بیگم محمد علی کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں دیگر معززین اور غیر ملکی سفیروں کے علاوہ وزیر امور خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان، مسٹر غضنفر علی خان بھارتی وزراء اور بعض ممبران پارلیمنٹ نے بھی شرکت کی۔

ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق آج کی ملاقات کے بارے میں جب اخبار نویسوں کو مسٹر محمد علی سے کوئی خاص اشارہ نہ مل سکا۔ تو وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے گرد آ جمع ہو گئے۔ ایک نمائندے نے پوچھا۔ کہ اس پارلیمنٹ بلڈنگ میں دوبارہ موجود ہونے پر آپ کے کیا تاثرات ہیں جس کے در و دیوار سے آپ ایک عرصہ تک مانوس رہے ہیں۔ وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ پتھروں کی دیواروں سے وہی گرمی نکل رہی ہے۔ جو پہلے وقتوں میں نکلا کرتی تھی۔

اقوام عالم سے سلطان مراکش کی اپیل

واشنگٹن ۱۹ راگست: مراکش کی استقلال پارٹی نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ سلطان مراکش نے اقوام عالم سے اپیل کی ہے کہ وہ قبل اس کے کہ معاملہ حد سے گذر جائے، ہر طرح سے مراکش کی امداد کریں۔ پارٹی کے سرکاری نمائندے ڈاکٹر المہدی بن عبد نے کل واشنگٹن میں اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے اخباری نامہ نگاروں کو دو سو الفاظ پر مشتمل ایک پیغام دیا۔ جس کے متعلق انہوں نے بتایا۔ کہ یہ کل ہی سلطان کی طرف سے انہیں وصول ہوا ہے۔

بیگم محمد علی واپس کراچی پہنچ گئیں

کراچی ۱۹ راگست: وزیر اعظم پاکستان کی اہلیہ بیگم محمد علی رات بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے واپس کراچی تشریف لے آئیں۔ چونکہ آپ کے چھوٹے صاحبزادے جاوید کے سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا لفٹ میں پھنس کر کٹ گیا ہے۔ اس لئے آپ کو وہاں سے جلد لوٹنا پڑا ورنہ پروگرام کے مطابق آپ کو وزیر اعظم کے ہمراہ جمعرات کو واپس کراچی پہنچنا تھا۔

انتہائی مبالغہ آمیز ہے!

لاہور ۱۹ راگست: گذشتہ اتوار کو ایک غیر قانونی جلوس نکالنے کی بنا پر پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت لاہور میں پیر کے روز دو آدمی گرفتار کئے گئے تھے۔ نیز اسی سلسلہ میں آج صبح بھی دو گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ حکومت کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ خبر کہ اس سلسلہ میں ستر گرفتاریاں ہوئی ہیں انتہائی مبالغہ آمیز ہے۔

ماری پور میں فوجی طیارہ کی تباہی

کراچی ۱۹ راگست: ماری پور کے ہوائی مستقر پر آج صبح سویرے پاکستانی ہوا بازیہ کا ایک اٹمپٹ طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے کے ہوا باز جو تربیتی پرواز پر تھے بال بال بچ گئے۔ طیارہ کو آگ لگ گئی اور وہ بالکل تباہ ہو گیا۔ پرواز کرتے ہوئے طیارے کے انجن خراب ہو گئے۔ ہوا باز نے اسے اتارنے کی کوشش کی۔ لیکن طیارہ زمین سے ٹکرا گیا۔ ہوا باز طیارے سے کود کر بچ نکلے۔ وزارت دفاع نے حادثے کی تحقیقات کا حکم دیدیا گیا ہے۔

پہلوان کابل میں

کابل ۱۹ راگست: پاکستان کے مشہور پہلوان گاماں اور ان کے ساتھیوں کو افغان اولمپک فیڈریشن کی جانب سے کل ایک عصرانہ دی گئی۔ سردار محمد فاروق خان وزیر تعمیرات عامہ، صدر اولمپک فیڈریشن نے پاکستانی پہلوانوں کا خیر مقدم کیا۔ نیز ان کا مقامی پہلوانوں سے تعارف کرایا گیا۔ اس کے بعد یہ پہلوان شہنشاہ بابر کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے۔ پاکستان کے پہلوان اپنے قیام کے دوران میں افغان اسپورٹس سٹیڈیم میں اور پاکستانی سفارت خانہ میں پہلوانی کے کمالات کا مظاہرہ کریں گے۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

(از مورخہ ۶/۳ ۵۳ء تا مورخہ ۲۱/۸ ۵۳ء)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

(۲)

(۲۷) میجر سید ممتاز احمد صاحب و سید محمود احمد شاہ صاحب ۱۰ جہلم روڈ راولپنڈی (مساجد بیرون) دفتر محاسب میں جمع کرائی گئی — ۲۰۔۔۔

(۲۸) لیڈی ڈاکٹر امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف کا سٹی کراچی بذریعہ بیگم صاحب مرزا رشید احمد صاحب (صدقہ بکرا) — ۲۵۔۔۔

(۲۹) چوہدری محمد حسین صاحب ایس ڈی او قاضی احمد ضلع نواب شاہ (سندھ) (صدقہ برائے مستحق درویشان) — ۱۰۔۔۔

(۳۰) سید بشیر احمد صاحب ہیڈ کلکٹر خالصہ کالج کالونی بل لائلپور " — ۲۰۔۔۔

(۳۱) بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب ۱۲ کلفٹن روڈ کراچی (امداد درویشان) — ۱۰۔۔۔

(۳۲) بیگم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ڈی ایم او کچہری روڈ کراچی چھاؤنی " — ۲۰۔۔۔

(۳۳) سادقہ شفیع صاحبہ بی اے بی ٹی ۱۳ لنک روڈ لاہور بذریعہ شیخ محمد ادریس صاحب لاہور (صدقہ برائے مستحق درویشان) — ۳۰۔۔۔

(۳۴) ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشان) — ۵۔۔۔

(۳۵) میاں محمد عامل صاحب " " — ۲۔۔۔

(۳۶) شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائلپور بذریعہ ملک محمد عبد اللہ صاحب ربوہ " — ۵۔۔۔

(۳۷) ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشان) — ۱۰۔۔۔

(۳۸) " " (چندہ اشاعت اسلام قادیان مرکز) — ۷/-

(۳۹) عبد الرحمن صاحب ناصر اندرون موچی دروازہ لاہور (امداد درویشان) — ۵/-/-

(۴۰) ملک منیر احمد صاحب شاد عرف ملک عنایت اللہ صاحب کلیار ضلع حیدر آباد سندھ " — ۲/-/-

(۴۱) بذریعہ " ملک عنایت اللہ صاحب " " — ۲۔۔۔

(۴۲) " " ملک سراج الدین صاحب — ۲۔۔۔

(۴۳) " " اہلیہ صاحبہ " " — ۲۔۔۔

(۴۴) " " ملک حبیب اللہ صاحب " " — ۱۔۔۔

(۴۵) " " نور الدین صاحب " " — ۱۔۔۔

(۴۶) چوہدری عبد الکریم صاحب کا ٹھگڑھی چک ۲ T.D.A ضلع سرگودھا " — ۸۔۔۔

حکومت پنجاب نے رشوت خور اور آرام طلب افسروں کیخلاف مہم چلانے کے انتظامات مکمل کر لئے!

خانیوال ۱۸ راگست: پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے اعلان کیا ہے کہ حکومت پنجاب نے رشوت خور اور آرام طلب افسروں اور چور بازاری کرنے والوں کے خلاف وسیع پیمانے پر جنگ کرنے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ انہوں نے آج یہاں ایک پبلک جلسہ میں اس پروگرام کی بعض تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ صوبے میں بد دیانت افسروں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جا رہا ہے جو ایک ہائی کورٹ کے جج اور دو سیشن ججوں پر مشتمل ہوگا۔ علاوہ ازیں ایک خاص افسر مقرر کیا جائیگا جو کام کی رفتار اور حسن کارکردگی جانچنے کے لئے دفتروں میں اچانک جا کر پڑتال کرے گا۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی بتایا۔ کہ بد دیانت افسروں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے جو قوانین وضع کئے گئے ہیں انہیں منظوری کے لئے مرکزی حکومت کے پاس بھیجدیا گیا ہے۔ منظوری موصول ہوتے ہی انہیں فوراً نافذ کر دیا جائے گا۔ اسی طرح تمام ڈپٹی کمشنروں کو اپنے ماتحت محکموں کے کام کی رفتار کے متعلق خاص رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت بھی کی گئی ہے۔